اللہ تعالی کی حمد و ثناء کا بیان[1]

بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُسی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔ نیز ہم اپنے نفس کے شرّ اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں ۔اللہ تعالی آپ پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر بے شمار درود و سلام نازل فرمائے۔

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے کما حقہ ڈرو اور دینِ اسلام کو مضبوطی سے لازم پکڑے رہو۔

اے مسلمانو!

اللہ کی معرفت ہی اصل دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی معرفت کا جو راستہ بتایا ہے وہ اس کے اسماء و صفات ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ کے اسماء و صفات اور افعال کا ذکر حلال اور حرام کی آیات سے بھی زیادہ آیا ہوا ہے۔ اور اللہ کے ناموں میں سے ایک نام **"الحَمِید"** ہے، یعنی اللہ کے اتنے اوصاف اور اس کے اندر تعریف کے ایسے اسباب پائے جاتے ہیں جن کا تقاضہ ہے کہ وہ بذاتِ خود محمود (لائقِ تعریف) ہو اگرچہ کوئی دوسرا اس کی تعریف و توصیف

---

(۱) یہ خطبہ، بروز جمعہ ۲ ربیع الاول ۱۴۴۳ھ کو مسجد نبوی میں دیا گیا ہے۔

a-alqasim.com

نہ کرے،اللہ تعالیٰ نے اپنے نام الحمید کو اپنی کتاب میں عزت، ولایت یعنی محبت، مجد یعنی عظمت غنی یعنی بے نیازی اور حکمت جیسے اوصاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کی حمد کے معنی یہ ہیں کہ اس کی صفاتِ کمال اور اوصافِ عظمت و جلال کو ذکر کرکے اس کی ثناء و تعریف بیان کی جائے اور اس کی محبت و تعظیم کے ساتھ اس کی خوبیاں اور محاسن بیان کئے جائیں، چنانچہ اللہ تعالی کے ذاتی کمال و جمال نیز اس کے افعال اور مخلوقات پر اس کے احسان واکرام کی بدولت اس کی تعریف وتوصیف بیان کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد و ثناء بیان کی ہے اور وہ مدح و ثناء کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی مدح و ثناء کرنا سب سے اعلی و عظیم مدح ہے کیونکہ وہ کس قدر تعریف کا مستحق ہے اس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی اس کی مخلوقات میں سے کوئی اس کی ثناء کا شمار اور احاطہ کر سکتا ہے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: «لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ» (بخاری ومسلم) "اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں جسے مدح پسند ہو، اسی لیے اس نے خود اپنی مدح فرمائی ہے"۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "در حقیقت اس میں بندوں ہی کی مصلحت اور بھلائی ہے۔ کیونکہ جب بندے اللہ کی تعریف کرتے ہیں تو وہ ان کو اس پر اجر وثواب عطا کرتا ہے، جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے، نہ تو ان کے تعریف کرنے سے اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کے تعریف نہ کرنے سے اسکو کوئی ضرر لاحق ہوتا ہے"۔

اور اللہ تعالی نے تخلیق کا آغاز حمد سے کیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضَ﴾ [الأنعام:١] "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا"۔

اور اس نے اپنی کتاب میں پانچ سورتوں کا آغاز حمد سے کیا ہے جن کے اندر اس نے بتایا ہے کہ اسی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، کتابیں نازل کیں اور رسولوں کو بھیجا اور وہی ساری مخلوقات کو مارتا اور جلاتا ہے، ان سب باتوں کا آغاز اپنی حمد ہی سے کیا ہے اور اپنی کتاب عظیم کے شروع میں اپنی ربوبیت پر خود اپنی تعریف کی ہے جو ربوبیت مذکورہ تمام امور کو شامل اور محیط ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾ [الفاتحة:٢] "سب تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے"۔

اور حاملین عرش (فرشتے) اللہ کی تعریف کرتے رہتے ہیں اور سست نہیں ہوتے ﴿ٱلَّذِينَ يَحۡمِلُونَ ٱلۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيُؤۡمِنُونَ بِهِۦ وَيَسۡتَغۡفِرُونَ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ﴾ [غافر:٧] "عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں"۔

اور سبھی فرشتے اللہ کی تعریف کرتے ہیں ﴿وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ﴾ [الشورى:٥] "اور تمام فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ بیان کر رہے ہیں"۔

اور ہر نبی نے مختلف موقعوں پر اپنے رب کی تعریف کی ہے چنانچہ اللہ نے نوح علیہ السلام سے فرمایا: ﴿فَإِذَا ٱسۡتَوَيۡتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى ٱلۡفُلۡكِ فَقُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي نَجَّىٰنَا مِنَ ٱلۡقَوۡمِ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [المؤمنون:٢٨] "پھر جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات عطا فرمائی"،اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى ٱلۡكِبَرِ إِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ﴾ [إبراهيم:٣٩] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل واسحاق عطا فرمائے"،اور داود وسلیمان علیہما السلام نے کہا: ﴿ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٖ مِّنۡ عِبَادِهِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ﴾ [النمل:١٥] "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے"،اور اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اللہ کی حمد بیان کریں: ﴿قُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصۡطَفَىٰٓۗ﴾ [النمل:٥٩] "آپ کہہ دیں کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام"،اور اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی تعریف کریں، فرمایا: ﴿وَقُلِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمۡ ءَايَٰتِهِۦ فَتَعۡرِفُونَهَاۚ﴾ [النمل:٩٣] "اور کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم خود پہچان لوگے"،اور جن مومنوں سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے ان کی ایک صفت وخوبی یہ ہے کہ وہ اللہ کی حمد بیان کرتے رہتے ہیں، فرمایا: ﴿ٱلتَّٰٓئِبُونَ ٱلۡعَٰبِدُونَ ٱلۡحَٰمِدُونَ﴾ [التوبة:١١٢] "وہ ایسے ہیں جو

a-alqasim.com

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے"۔اسی طرح بادل کی گرج اور فرشتے بھی اللہ کے خوف سے اس کی تسبیح اور حمد بیان کرتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ اسی کے لئے تعریف ہے، ارشاد ربانی ہے: ﴿فَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ١٧ وَلَهُ ٱلْحَمْدُ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ١٨﴾ [الروم:١٧-١٨] پس تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب تم شام کرو اور جب صبح کرو اور تمام تعریفوں کے لائق آسمانوں اور زمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت بھی اس کی پاکیزگی بیان کرو"۔

آسمان و زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف سے معمور ہے چنانچہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و تسبیح میں مصروف ہے: ﴿وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ [الإسراء:٤٤]"ایسی کوئی چیز نہیں جو اسکی پاکیزگی اور تعریف کے بیان نہ کرتی ہو، لیکن تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے"۔

اللہ کی حمد و تعریف بیان کرنا ایک عظیم ذکر ہے جو اللہ تعالی کو پسند ہے، اور بندہ کے سارے کلام میں سب سے بہتر اللہ تعالی کی حمد ہے۔بندے کے شب و روز کا کوئی بھی لمحہ ایسا نہیں جو اللہ کی حمد و تعریف سے خالی ہو، چنانچہ توحید اور اللہ کی تعریف پر ہی دین کا سارا دارومدار ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿هُوَ ٱلْحَيُّ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَٱدْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ ۗ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [غافر:٦٥]"وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا

a-alqasim.com

اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم لوگ بندگی کو اس کے لئے خالص کر کے اس کو پکارو، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے"۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "توحید ہی سے حمد کی تکمیل ہوتی ہے اور حمد توحید کا محور اور اس کا نقطہ آغاز ہے اسی لئے کلام کا آغاز حمد سے کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد کلمہ شہادت کا ذکر کیا جاتا ہے"۔

اسی طرح عبادتوں میں بھی اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لئے یہ مشروع قرار دیا ہے کہ نماز کی شروعات حمد سے کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کی نماز کے شروع میں حمد کے مختلف الفاظ پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں یہ پڑھتے ہوئے سنا: (اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيراً، وَالحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيراً، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلا)، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ» (مسلم) "اس کلمہ پر مجھے تعجب ہے کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے"۔

اور سورہ فاتحہ سورہ حمد ہے جس کے بغیر کوئی نماز درست نہیں، اور جب بندہ رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) کہتا ہے، یعنی اللہ نے اس بندہ کی دعا قبول کر لی جس نے اس کی تعریف کی۔ لہذا اللہ تعالی کا اپنے بندہ کی دعا کو قبول کرنا یہ اس کی تعریف اور حمد پر منحصر ہے، اسی لئے حمد کو نماز کی روح اور اس کا ستون قرار دیا جاتا ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس رکن (قومہ) میں کثرت سے اور مختلف الفاظ میں اللہ تعالی کی حمد بیان کیا کرتے تھے اور اس حمد کو کثرت، پاکیزگی اور برکت جیسے اوصاف سے متصف کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک آدمی کو رکوع کے بعد (رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ) پڑھتے ہوئے سنا ،تو فرمایا: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاثِينَ مَلَكاً يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ» (بخاری) "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس پر باہم سبقت کر رہے تھے کہ کون اس کو پہلے قلمبند کرے"۔

اور جو شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کی حمد اور اس کی کبریائی و پاکیزگی بیان کرتا ہے (یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کا ورد کرتا ہے) اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں، نیز اس کے ذریعے انسان اپنے مال میں سے صدقہ و خیرات کرنے والوں کے رتبہ کو پالیتا ہے (مسلم)۔

اور حج کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات میں اللہ کی حمد ہی میں مشغول رہتے تھے۔ نیز حج کا شعار ہی تلبیہ ہے جس میں یہ مفہوم شامل ہے کہ اللہ تعالی کمالِ حمد میں یکتا و منفرد ہے «إِنَّ الحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ» (بخاری و مسلم)۔

جمعہ، عیدین اور بڑے مجمعوں میں دینی خطبوں اور اسی طرح ہر مہتم بالشان کام کا آغاز اللہ کی حمد سے کیا جاتا ہے۔

اور اللہ کی حمد و ثنا دلوں کو چھو لیتی ہے، ضماد الأزدي نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ کو اپنے کلمات کے آغاز میں رب کی تعریف و تحمید کرتے ہوئے سنا: «إِنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ ...»، ضماد نے بیساختہ نبی سے کہا کہ ان کلمات کو پھر دہرائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو پھر پڑھا اور تین مرتبہ دہرایا، ضماد نے کہا: میں نے

a-alqasim.com

کاہنوں کے اقوال سنے ہیں اور جادو گروں کا کلام بھی سنا ہے نیز شعراء کی شاعری سے بھی میرے کان آشنا ہیں، لیکن آج تک میں نے آپ کے ان کلمات کی مانند کوئی کلام نہیں سنا، حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے کلمات (فصاحت وبلاغت اور تاثیر کے اعتبار سے) دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں،اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہالائیے اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں، کہتے ہیں کہ انہوں نے بیعت کرلی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے تمہاری قوم (کی طرف) سے بھی بیعت کرلوں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں، میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں (مسلم)۔

اور اللہ تعالی کی حمد وثنا سے معمور مجالسِ ذکر میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالی کو خبر دیتے ہیں کہ یہ لوگ اس کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل وحمد میں منہمک ہیں اور اس سے دعائیں مانگ رہے ہیں، تو اللہ انہیں معاف کردیتا ہے۔(بخاری ومسلم)۔

اور جو دعا حمد کے ساتھ شروع کی جاتی ہے وہ قبولیت کے لائق ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ - أَيْ: دَعَا -؛ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ» (ترمذی) "جب تم میں سے کوئی بندہ دعا مانگے تو اس کی ابتداء اللہ کی حمد وثناء سے کرے"۔

جس طرح بندے کی عبادات اللہ تعالی کی حمد سے مربوط ہوتی ہیں اسی طرح دیگر مواقع پر بھی حمد اس کے شامل حال ہوتی ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو کہتے: «الحَمْدُ لِلَّهِ حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ» (بخاری)۔

a-alqasim.com

اور کھانے پینے کے بعد اللہ تعالی کی حمد کرنا اللہ کی رضا اور اس سے قربت کا سبب ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ العَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا» (مسلم) "بے شک اللہ تعالی اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ بھی کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہے یا ایک گھونٹ بھی پیتا ہے تو اللہ کی حمد و تعریف کرتا ہے"۔

اور نعمتِ لباس بھی کھانے پینے کی نعمت کے برابر ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا اپہنتے تو اس کپڑے کا نام لیتے پھر کہتے: «اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ كَسَوتَنِيهِ» (احمد)

"اے اللہ تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے"۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینکنے والے کو حکم دیا کہ وہ (الحَمْدُلِلهِ) کہے (بخاری)۔ اور جب آپ سفر سے واپس آتے تو کہے: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» (بخاری ومسلم)۔

"ہم سفر سے لوٹ رہے ہیں، اپنے رب سے توبہ کرتے ہوئے، اس کی عبادت اور اس کے لئے سجدہ کرتے ہوئے اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے"۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے والے کو ہدایت دی کہ وہ سونے سے پہلے تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے اور یہ سبحان اللہ اور اللہ أکبر کے ساتھ اس کے لیے نوکر سے بہتر ہے (مسلم)۔

اور سونے کے بعد اللہ تعالی جس کی روح کو واپس لوٹا دیتا ہے اس کو زیادتی عمر کی نعمت سے

نواز دیتا ہے جس میں وہ مزید خیر وبھلائی کا کام کرلیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے: «الحَمْدُ لِلَّهِ الذي أحْيَانَا بَعْدَ ما أمَاتَنَا وإلَيْهِ النُّشُور» (مسلم) "سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح سے دل کو سکون میسر ہوتا ہے اور معاملات میں آسانی پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ٩٧ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ٩٨﴾ [الحجر: ٩٧-٩٨] "اور ہم یہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے آپ پریشان اور تنگ دل ہوتے ہیں * پس آپ اپنے رب کی تعریف بیان کیجئے اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہیے"۔

اور جو شخص ایک بار حمد کے لئے اپنی زبان کو حرکت دے گا، اسے ہر حمد کے بدلے اپنے مال سے صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «كُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ» (مسلم) "ہر تحمید صدقہ ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار سب سے زیادہ محبوب کلمات میں سے ایک حمد بھی ہے، اور یہ چاروں کلمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہیں (مسلم)۔

اور جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف میں مصروف رہتا ہے وہ دوسروں پہ سبقت حاصل کر لیتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ

a-alqasim.com

اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ القِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ» (مسلم)"جو شخص صبح وشام سبحان الله وبحمده سو مرتبہ پڑھے تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل کسی کا نہیں ہوگا، سوائے اُس شخص کے جس نے اِس کے برابر یا اس سے زیادہ ان کلمات کو پڑھا ہو"۔

اور (الحَمْدُلِلهِ) کے ساتھ (لَا إِلَهَ إِلَّا الله) کا وِرد کرنا گردنیں (غلام یا باندی) آزاد کرنے کے برابر ہے، اور گناہوں اور برائیوں کو مٹانے کا سبب ہے، اور "جو (سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ) کہتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگادیا جاتا ہے" (ترمذی)۔

اور حمد کے کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کا ثواب دوگنا ہوتا ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: «لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ اليَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ» (مسلم)"میں نے تمھارے بعد تین بار چار ایسے کلمات کہے ہیں، جنہیں اگر ان کلموں کے ساتھ وزن کیا جائے جو تم نے اب تک کہے ہیں تو وہ ان پر بھاری ہو جائیں گے وہ کلمات یہ ہیں: (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)۔

حمد وتسبیح زبان پر ہلکے اور ترازو میں بھاری ہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي المِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ» (بخاری ومسلم)"دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزانِ (اعمال) میں بھاری اور رحمان کو بہت پیارے ہیں اور وہ ہیں: (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ العَظِيمِ)۔

اور (الحَمْدُ لِلَّهِ) ترازو کو بھر دیتے ہیں (یعنی اس کا ثواب اس قدر عظیم ہے کہ اعمال تولنے کا ترازو اس کے اجر سے بھر جائے گا) (مسلم)، اور (سُبْحَانَ اللَّهِ) و (الحَمْدُ لِلَّهِ) آسمانوں اور زمین کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔

اور جس طرح ہر کام کی ابتدا حمد سے کی جاتی ہے اسی طرح ہر کام کا اختتام بھی حمد سے کیا جاتا ہے، پس "جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس سے لغو وفضول باتیں ہو جائیں پھر وہ اپنی مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ) تو اس مجلس میں اس سے ہونے والی لغزشیں معاف کر دی جاتیں ہیں" (ترمذی)۔

اور جب اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں دین کو مکمل کر دیا اور آپ پر نعمت پوری کر دی اور آپ کی موت کا وقت قریب آگیا تو اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ﴾ [النصر:٣] "تو آپ اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے، اس کی حمد وثنا کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کیجئے"۔

اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ تعالی کی حمد کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن اللہ تعالی آپ کو مقام محمود پر فائز کریں گے جس پر تمام خلقت آپ کی تعریف

a-alqasim.com

کرے گی، اور آپ قیامت کے دن آئیں گے آپ کے ہاتھ میں حقیقی اور معنوی حمد کا جھنڈا ہوگا اور تمام خلقت اس جھنڈے کے نیچے ہوگی، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يومَ القِيامَةِ وَلَا فخرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَلَا فخرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحتَ لِوَائِي» (أحمد) "میں قیامت کے دن تمام بنی آدم کا سردار ہوں گا، اور میں یہ بطور فخر نہیں کہتا اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس سے زمین شق ہوگی (یعنی سب سے پہلے قبر سے مجھے اٹھایا جائے گا) میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا، اور (قیامت کے دن مقام محمود میں) حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا، اس دن آدم اور دوسرے سارے لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے"۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تخلیق کا آغاز حمد سے کیا اسی طرح اس جہان کا اختتام بھی حمد سے کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [الزمر: ٧٥] "اور لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے مطابق فیصلہ کردیا جائے گا، اور ہر طرف یہی کہا جائے گا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے"۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "انسان اور بے زبان ہر مخلوق غرضیکہ پوری کائنات اللہ پروردگارِ عالم کی اس کے فیصلے اور انصاف میں حمد وتعریف کرے گی، اسی لئے اللہ نے حمد کی نسبت کسی قائل کی طرف نہیں کیا ہے، بلکہ مطلقاً ذکر کیا ہے لہذا اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے

a-alqasim.com

کہ ساری مخلوقات نے اللہ کے حمد کی شہادت دی ہے"۔

اور حمد اللہ سبحانہ کے لئے دنیا میں بھی ثابت اور برقرار ہے اور آخرت میں بھی قائم ودائم رہے گی۔ لہذا جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا سب سے پہلا کلمہ (الحمدُ للہِ) ہو گا، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: ﴿وَقَالُواْ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ ٱلَّذِي هَدَىٰنَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِيَ لَوۡلَآ أَنۡ هَدَىٰنَا ٱللَّهُۖ﴾ [الأعراف:٤٣] اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس راہ پر ڈالا، اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہم ہدایت نہیں پا سکتے تھے"۔ اور جنتی جنت میں حمد و تعریف اسی طرح جاری رکھیں گے جیسے ان کی سانس جاری رہے گی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿دَعۡوَىٰهُمۡ فِيهَا سُبۡحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيهَا سَلَٰمٞۚ وَءَاخِرُ دَعۡوَىٰهُمۡ أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾ [يونس:١٠] "وہاں ان کی دعا سبحانک اللہم ہو گی اور ان کا آپس کا سلام وتحیہ سلام علیکم ہو گا، اور ان کی دعا کا اختتام الحمد للہ رب العالمین ہو گا"، بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یعنی وہ اپنی بات تسبیح سے شروع کریں گے اور حمد پہ ختم کریں"۔

اے مسلمانو!

دنیا اور آخرت، آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب اللہ تعالی کی حمد سے معمور ہے، اور جو بندے اس کی حمد یا اس کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالی ایسے لوگوں سے بے نیاز ہے، اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے: ﴿إِن تَكۡفُرُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمۡۖ وَلَا يَرۡضَىٰ لِعِبَادِهِ ٱلۡكُفۡرَۖ وَإِن تَشۡكُرُواْ يَرۡضَهُ لَكُمۡۗ﴾ [الزمر:٧] "اگر تم

ناشکری کروگے تو اللہ تعالی تم سے بے نیاز ہے، اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا ہے، اور اگر تم شکر گذار بنوگے تو وہ تمہاری طرف سے اسے پسند کرے گا"۔

تمام نعمتیں اسی کی حمد سے شروع ہوتی ہیں اور اسی کی حمد پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ وہ پاک ہے اور وہی معبود بر حق اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ حمد اور شکر کے ساتھ نعمتیں باقی رہتی ہیں اور بڑھتی رہتی ہیں، لہذا اللہ کی، اس کے دین کی اور اس کی شریعت کی حمد و تعریف کثرت سے کرتے رہو، کیونکہ اس چیز کی تعریف کرنا جو اللہ کو پسند ہے وہ حقیقت میں اللہ تعالی ہی کی حمد وثنا ہے۔

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

﴿وَهُوَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ لَهُ ٱلۡحَمۡدُ فِي ٱلۡأُولَىٰ وَٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَهُ ٱلۡحُكۡمُ وَإِلَيۡهِ تُرۡجَعُونَ﴾ [القصص: ۷۰] "اور وہ اللہ ہے، اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، ساری تعریفیں دنیا و آخرت میں اسی کے لئے ہیں، اور ہر جگہ اسی کی حکمرانی ہے، اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے".

اللہ تعالی میرے لئے اور آپ سب کے لئے قرآن کریم کو بابرکت بنائے۔۔۔

دوسرا خطبہ

اللہ کی حمد وثنا ہے اس کے احسانات پر اور اس کا شکر ہے اس کی توفیق اور انعامات پر۔ اللہ کی عظمتِ شان کا اعتراف کرتے ہوئے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر مزید درود وسلام نازل فرمائے۔

اے مسلمانو!

حمد تسبیح سے مربوط اور اس کے تابع ہے، چنانچہ تسبیح کا مطلب ہے اللہ تعالی کو تمام نقائص سے منزہ ومبرا قرار دینا اور حمد کا مطلب ہے عمومی اور تفصیلی ہر طور پر اللہ تعالی کے لئے اوصافِ کمال وجمال ثابت کرنا لہذا دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں چناچہ اگر ان میں سے کسی ایک کا تذکرہ کیا جائے تو دوسرا اس کے معنی میں شامل ہو جاتا ہے۔

بندے کا اپنے رب کو یاد کرنا اور اس کا ذکر کرتے رہنا اپنے پروردگار سے اس کی سچی محبت کی علامت ہے اور جو خوش حالی میں اپنے رب کو یاد رکھتا ہے اور اس کی حمد کرتا رہتا ہے تو اس کا رب اس کو اس کی تنگ حالی میں یاد رکھتا ہے اور جو کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ کامیاب لوگوں میں سے ہے۔

پھر جان لو کہ اللہ نے تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔۔۔